ویٹی کن اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے تعلقات

[پوپ جان پال دوم اپنے منصب اور اثرات کے حوالے سے بلاشبہ ایک عالمی شخصیت ہیں۔ اُن کی متعدد سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں اور یقیناً آئندہ بھی لکھی جائیں گی۔ اُن کے سوانح نگاروں کی طویل فہرست میں ایک نیا اضافہ "واٹر گیٹ سیکنڈل" کے شہرت یافتہ کارل برن سٹائن کا ہے۔ کارل برن سٹائن کی کتاب کی باقاعدہ تاریخِ اشاعت ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء مقرر تھی، مگر ایک دو ماہ پہلے ہی اس کے کچھ اقتباسات اخبارات میں شائع ہوئے اور کتاب تبصروں کا موضوع بن گئی۔ اس پس منظر میں ٹورنٹو کے "کریسنٹ انٹرنیشنل" نے ویٹی کن - امریکہ روابط پر ایک تجزیاتی کالم شائع کیا جو بعد ازاں ہفت روزہ "نیشن سوچ" (انگریزی اسندھی) میں نقل ہوا ہے۔ کالم بہت حد تک کتاب کے شائع شدہ اقتباسات پر مبنی ہے، تاہم کالم نگار کے طرزِ تحریر اور مخصوص پس منظر میں اخذ کردہ نتائج سے قطعِ نظر "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے قارئین کی دلچسپی کے لیے کالم کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ مدیر]

"سرد جنگ" کے زمانے میں بہت سے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ پوپ جان پال دوم اپنے محبوب وطن پولینڈ، اور اس کے ساتھ مشرقی یورپ اور سوویت یونین سے کمیونسٹوں کو نکال باہر کرنے کے لیے امریکی کوششوں کے حامی تھے، تاہم حال ہی میں مرتب کی جانے والی ایک کتاب سے پہلے اکا دکا افراد کو اس بات کا صحیح اندازہ تھا کہ "مقدس باپ" سی-آئی-اے اور امریکی انتظامیہ کی ان کوششوں میں کس حد تک شامل تھے جو مؤخر الذکر ادارے "شیطانی سلطنت" (evil empire) کے خاتمے اور امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے انجام دے رہے تھے۔

کارل برن سٹائن نے پوپ کی سوانح عمری میں (جسے ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو شائع ہونا ہے) تفصیل سے لکھا ہے کہ دُنیا کی ایک بڑی بے خوف و بے رحم طاقت یعنی ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کیتھولک چرچ کے درمیان اولاً کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لیے غیر اخلاقی اتحاد و تعاون کی داغ بیل ڈالی گئی، اور پھر یہ تعاون دوسرے امور کے ساتھ ساتھ وسطی امریکہ اور مسلمان ممالک میں دہشت گردی کے خلاف جدوجہد تک پھیلا دیا گیا۔

پوپ جان پال دوم کے ساتھ ابتدائی روابط کارٹر انتظامیہ میں "قومی سلامتی کے مشیر" برزنسکی کے ذریعے قائم ہوئے تھے۔ برزنسکی اپنے پس منظر کے اعتبار سے پولینڈ کے کیتھولک مسیحی ہیں۔ برزنسکی پہلی بار پوپ (جو اس وقت "آرچ بشپ ووج ٹائلا" تھے) سے ۱۹۷۶ء میں ملے جب انہوں نے ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر کی حیثیت سے مہمان پروفیسر یعنی آرچ بشپ ووج ٹائلا کے لیکچر میں

شرکت کی تھی۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے، ویٹی کن - امریکہ اتحاد و تعاون کے مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مسلمان ممالک کو نیوکلیائی یا کیمیائی صلاحیت (مثال کے طور پر پاکستان کے "اسلامی بم" کی صلاحیت) حاصل نہ کرنے دی جائے اور ان ملکوں کے بارے میں اینٹیلی جنس اطلاعات فراہم کی جائیں جہاں اسلامی بیداری موجود ہے یا جن میں مسیحی اقلیتی آبادی ہے۔

اولیں ملاقات کے بعد پولینڈ سے تعلق رکھنے والے دو افراد -- برزنسکی اور پوپ جان پال دوم -- کے درمیان تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے رہے جو بعد ازاں ۱۹۷۸ء میں "آرچ بشپ ووج ٹائلا" کے پوپ بننے پر سرکاری روابط میں بدل دیے گئے۔ پوپ کا عہدہ سنبھالنے کی تقریب میں امریکہ کی نمائندگی برزنسکی ہی نے کی تھی۔

۱۹۸۰ء کے اواخر میں برزنسکی کارٹر انتظامیہ اور سی-آئی-اے کے سوویت مخالف پروپیگنڈے اور زیرِ زمین سرگرمیوں میں ویٹی کن کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ مثال کے طور اسی سال دسمبر میں برزنسکی نے پوپ سے کہا کہ "وہ مغربی یورپ کے اُن ملکوں سے، جہاں بڑی بڑی کیتھولک آبادیاں ہیں، اپنے بشپوں کو استعمال کرتے ہوئے سوویٹ یونین کے خلاف اس الٹی میٹم کی حمایت حاصل کریں جس میں کہا گیا تھا کہ پولینڈ میں سوویت مداخلت کی صورت میں اُسے اقتصادی و سیاسی اور سماجی طور پر تنہا کر دیا جائے گا۔" پوپ جان پال نے برزنسکی کی رائے سے اتفاق کیا۔

ہولی سی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون پر تبادلۂ خیال کے لیے خود صدر کارٹر نے ۲۱ جون ۱۹۸۰ء کو پوپ سے ویٹی کن میں ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران میں جناب کارٹر نے ایسے "مذہبی جذبے" اور پوپ نے "سیاسی جوش" کا اظہار کیا کہ برزنسکی یہ مزاح آمیز جملہ کہے بغیر نہ رہ سکا: "مجھے یوں لگتا ہے کہ ووج ٹائلا کو صدر امریکہ منتخب ہونا چاہیے تھا اور کارٹر کو پوپ۔"

تاہم ریگن انتظامیہ اور ہولی سی کے درمیان مضبوط اتحاد و تعاون قائم ہونے سے کچھ پہلے پوپ اور کارٹر کے درمیان معاملات کمزور ہو گئے تھے۔ صدر ریگن نے ۲۰ جنوری ۱۹۸۱ء کو جوں ہی صدارتی عہدہ سنبھالا، کارٹر انتظامیہ کی سابق کوششوں کی توسیع میں لگ گئے۔ "قومی سلامتی کے اُمور" سے متعلق ٹیم میں نائب صدر جارج بُش اور برزنسکی شامل تھے۔ آخر الذکر کو وہائٹ ہاؤس میں تبدیلی کے باوجود پولینڈ سے متعلق امور پر مشاورت کے لیے برقرار رکھا گیا تھا۔

ویٹی کن - امریکہ تعلقات کا دائرہ کس طرح وسیع ہوا؟ اس بارے میں برزنسکی نے بیان کیا ہے کہ "ہم نے [اپنے منصوبوں میں] پوپ کو براہ راست شامل کر لیا۔ --- مگر میں اس وقت تک تفصیلات بیان نہیں کر سکتا جب تک وہ زندہ ہیں۔" کیسی (Casey) [ڈائریکٹر سی - آئی - اے] نے یہ کام کیا تھا۔ ہم نے جو کچھ [کارٹر انتظامیہ کے دور میں] کیا تھا، اُس نے اِسے جاری رکھا اور مزید

پھیلایا۔ گا اگر کسی اقدام کی ضرورت تھی، تو وہ کیا گیا۔ کسی بھی زیرِ زمین کام کی انجام دہی کے لیے رسد کے روابط وغیرہ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔"

صدر ریگن نے جو ایک آئرش کیتھولک مزدور اور پروٹسٹنٹ ماں کے بیٹے ہیں، پوپ کے ساتھ قریب ترین روابط استوار کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں ریگن نے ہولی سی کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے۔ یہ ایک ایسا اقدام تھا جس کے بارے میں اُن کے کسی پیش رو نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

برن سٹائن کے الفاظ میں "ایک دُنیوی سپر پاور اور ایک روحانی سپر پاور کے درمیان" قائم شدہ اتحاد بھرپور باہمی تعاون پر مبنی تھا اور یہ اتحاد فریقین کے لیے مفید تھا۔ "۱۹۸۱ء کے موسمِ بہار سے لے کر آخر تک ریگن انتظامیہ نے پوپ اور وہائٹ ہاؤس کے درمیان اعلیٰ ترین سطح پر معلومات کے تبادلے کا سلسلہ قائم رکھا۔ پوپ کو کیسی اور ورنر والٹرز (سی۔آئی۔اے کے ایک سابق ڈپٹی ڈائریکٹر) نے پورے تسلسل کے ساتھ باخبر رکھا۔

باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کے لیے والٹرز اور کیسی نے چھ سال کے عرصے میں تقریباً ۱۵ بار پوپ سے "خفیہ ملاقاتیں" کیں۔ وہ پوپ کو امریکہ کے "از حد خفیہ" راز دیتے اور پوپ سے وہ اطلاعات حاصل کرتے تھے جو پوپ اپنے سفارتی ایجنٹوں اور پادریوں کے وسیع نیٹ ورک کے توسط سے حاصل کرتے تھے۔ پوپ سے اپنی ملاقات کے بعد والٹرز وہائٹ ہاؤس، سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور سی۔آئی۔اے کو تار بھیج کر باخبر رکھتا تھا۔ ان تاروں کے مطالعے سے پوپ اور والٹرز کے درمیان زیرِ بحث موضوعات کی جو فہرست بنتی ہے، برن سٹائن کے الفاظ میں، یہ پریشان کر دینے والی ہے۔ برن سٹائن نے ۷۵ سے زیادہ موضوعات پر پھیلی ہوئی فہرست دی ہے، اس کے کچھ موضوعات یہ ہیں۔

"پولینڈ، وسطی امریکہ، دہشت گردی، چلی کی داخلی سیاست، چلی کی عسکری قوت، لبریشن تھیالوجی، ارجنٹائن، لیونڈ برزنیف کی صحت، پاکستان کی نیوکلیائی قوت بننے کی خواہش، یورپ میں روایتی عسکری قوت، یوکرین میں حکمران طبقے سے اختلاف رائے، مشرقِ وسطیٰ کے مذاکرات، سری لنکا میں تشدد، امریکی اور سوویت نیوکلیائی اسلحہ، لتھوینیا، کیمیائی اسلحہ، نئی سوویت ٹیکنالوجی، لیبیا، لبنان، افریقہ کا قحط، چاڈ اور فرانس کی خارجہ پالیسی وغیرہ"

انکل سام کی اسلام مخالف پالیسیوں میں پوپ کی حمایت کا واضح اظہار اس فہرست میں موجود ہے۔ پوپ نے حال ہی میں افریقہ بالخصوص جنوبی سوڈان کے جو دورے کیے ہیں اور کارٹر نے بھی انہی علاقوں کا دورہ کیا تھا، ان سب کو متذکرہ فہرست کی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔

اگر برن سٹائن کے الزامات جو دستاویزی ثبوتوں پر مبنی ہیں، درست مان لیے جائیں، اور بظاہر کوئی سبب نہیں کہ انہیں درست تسلیم نہ کیا جائے تو اس صورتِ حال میں پوپ جان پال۔ ۲ کی طرف سے آئے دن مسلم۔ مسیحی مکالمے کے لیے کی جانے والی اپیلوں پر ذرہ بھر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔